آوارگیٔ نسواں، مغربی نظریات کی بھونڈی نقالی اور مادر پدر آزاد معاشرے کی لغو جگالی میں مصروف ہیں۔ یہ نام نہاد این جی اوز جو مغرب کے اشارے پر مسلسل ہماری نظریاتی سرحدوں پر حملے کرتی رہتی ہیں ان کا ایجنڈہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ان کی سرگرمیاں مسلمانوں کے دلوں سے نورِ ایمان کی دولت ختم کرنے، جہاد کو دہشت گردی قرار دینے، سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین اور دوسرے گستاخانِ رسول کی حمایت و تائید کرنے، دینی مدارس پر پابندی لگانے، اسلامی ثقافت کی بجائے لادینیت کو فروغ دینے، ایٹمی پروگرام کی مخالفت کرنے، مسلمانوں کو تہذیبی طور پر غلام بنانے، خاتونِ خانہ کو گھر سے نکال کر شمعِ محفل بنانے، طوائفوں کو جنسی ورکر قرار دینے، گھر سے بھاگی ہوئی لڑکیوں کو خاندان سے متنفّر کرنے کے لیے وقف ہیں۔اپنے اس مذموم ایجنڈے کی تکمیل کے لیے یہ این جی اوز، اجرتی قاتلوں پیشہ ور تخریب کاروں اور کرائے کے گوریلوں کا کردار ادا کرتی ہیں۔

زیرِ بحث کتاب میں ان ہی این جی اوز کی درپردہ سازشوں، سربستہ رازوں اور ان کی خفیہ کارروائیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ بہت ہی معلوماتی کتاب ہے۔سفید کاغذ پر معیاری طباعت اور خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ مزیّن ہے۔

کتاب: اکابر کی شامِ زندگی

مرتب: مولانا عمادالدین محمود ضخامت: ۶۴ صفحات قیمت: ۲۴ روپے

ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ (سرحد)

کوئی عقلمند چھت سے نیچے چھلانگ نہیں لگاتا، کہ اُسے معلوم ہے کہ اس طرح اُسے سخت چوٹ آئے گی۔کوئی آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا کہ اُسے جل جانے کا یقین ہے۔دریا میں نہیں کودتا کہ ڈوب جائے گا، پھر کتنے تعجب کی بات ہے کہ جو چیز ان سب سے زیادہ یقینی ہے یعنی موت۔اس کی طرف سے ہر کوئی غافل ہے اور پھر اس غفلت پر کسی قسم کی کوئی شرمندگی نہیں۔آدمی زندگی میں اپنے آپ کو جس کام میں اکثر مشغول رکھے گا اُسی پر اُس کا خاتمہ ہوگا۔جس طرح کوئی آدمی زندگی گزارے گا اُسی طرح اُسے موت آئے گی اور جس طرح موت آئے گی اُسی طرح وہ حشر کے دن اٹھایا جائے گا

زیرِ عنوان کتاب میں اڑتیس علماء، صلحاء اور فقہا کے آخری ایام کی کیفیات کو قلم بند کیا گیا ہے جو مختلف کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔قارئین کے لیے اس کتاب میں بے شک عبرت و موعظت کا بہت سا سامان ہے۔

☆☆☆